7103 ـ اونٹ كا گوشت كھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

سوال

كيا اونٹ كا گوشت كھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

صحيح يہى ہے كہ اونٹ كا گوشت چاہے وہ چھوٹے يا بڑے اونٹ كا ہو يا اونٹنى كا گوشت ہو ، كچا ہو يا پكا ہوا ہو اسے كھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس كے متعدد دلائل ہيں:

1- جابر رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث :

وہ بيان كرتے ہيں كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے دريافت كيا گيا:" كيا ہم اونٹ كا گوشت كھانے پر وضو كريں ؟ تو رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے جواب ديا: (جى ہاں)۔ سائل نے كہا: "كيا ہم بكرى كا گوشت كھانے پر وضو كريں ؟" تو رسول صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: اگر تم چاہو تو كر لو" صحيح مسلم (360)

2- براء رضى اللہ تعالى عنہ كى حديث: وہ بيان كرتے ہيں كہ نبى صلى اللہ عليہ وسلم سے اونٹ كے گوشت كے بارے ميں سوال كيا گيا تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: (تم اس سے وضو كرو) پھر بكرى كے گوشت كے متعلق دريافت كيا گيا تو آپ صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا: (وضو نہ كيا جائے)سنن ابو داود :(184) سنن ترمذى : (81) امام احمد اور اسحاق بن راہويہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے۔

جو علمائے كرام اونٹ كا گوشت كھانے سے وضو كرنے كو واجب نہيں كہتے انہوں نے اس كے كئى ايك جوابات پيش كيے ہيں:

أـ يہ حكم منسوخ ہے، اور ان كى دليل يہ ہے كہ جابر رضى اللہ عنہ بيان كرتے ہيں كہ: "رسول صلى اللہ عليہ وسلم آخر ميں آگ پر پكى ہوئى چيز سے وضو نہيں كرتے تھے" سنن ابو داود :(192) سنن نسائى :(185)

ليكن حقيقت ميں يہ جواب صحيح مسلم كى سابقہ خاص نص كا مقابلہ نہيں كر سكتا۔

پھر يہ بھى ہے كہ اس ميں منسوخ ہونے كى كوئى دليل نہيں؛ كيونكہ انہوں نے تو يہ دريافت كيا كہ آيا ہم بكرى كا

گوشت کھانے پر وضو کریں تو آپ صلی اللہ وسلم نے فرمایا (اگر چاہو تو کر لو)۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ احادیث جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث کے بعد کے زمانے کی ہیں۔

حالانکہ نسخ کیلیے یہ ضروری ہے کہ کوئی ایسی دلیل ہو جو یہ ثابت کرے کہ ناسخ بعد میں ہو اور ایسی کوئی دلیل نہیں ہے جس سے تاریخ کا تعین ہو سکے۔

نیز نسخ والی حدیث عام ہے، اور یہ خاص جو کہ حدیث کے عموم کو خاص کرتی ہے۔

اس پر مستزاد یہ بھی کہ ان کا بکری کے گوشت کے متعلق سوال کرنا اس بات کو بیان کرتا ہے کہ علت آگ پر پکنا نہیں؛ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو بکری اور اونٹ کے گوشت کیلیے یکساں حکم ہوتا۔

ب۔ انہوں نے اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے:
(وضو خارج ہونے والی چیز سے ہوتا ہے نہ کہ داخل ہونے والی چیز سے)

اس کا جواب یہ ہے کہ:

اس حدیث کو امام بیہقی (1 / 116) نے روایت کر کے ضعیف قرار دیا ہے، اور دار قطنی صفحہ (55) میں بھی تین علتوں کی بنا پر یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کی مزید تحقیق آپ سلسلہ ضعیفہ میں حدیث نمبر (959) کے تحت دیکھ سکتے ہیں۔

اور بالفرض اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ حدیث صحیح ہے تو یہ عام ہے اور وضو واجب کرنے والی حدیث خاص۔

ت۔ اور بعض اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: ([اونٹ کا]گوشت کھانے پر وضو کرو)اس میں وضو سے مراد یہ ہے کہ ہاتھ اور منہ دھوئے جائیں؛ کیونکہ اونٹ کے گوشت میں ناپسندیدہ قسم کی بو اور بہت زیادہ چکناہٹ پائی جاتی ہے، لیکن بکری کے گوشت میں بو اور چکناہٹ نہیں ہوتی!

اس کا جواب یہ ہے کہ:

یہ بعید ہے، کیونکہ اس سے ظاہر یہی ہے کہ شرعی وضو کیا جائے نہ کہ لغوی، اور شرعی الفاظ کو شرعی معانی پر ہی محمول کرنا واجب ہوتا ہے۔

ث۔ بعض نے ایک ایسے قصہ سے استدلال کیا ہے جس کی کوئی اصل ہی نہیں اس کا خلاصہ یہ ہے کہ: ایک روز

نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ دے رہے تھے تو کسی شخص کی ہوا خارج ہوئی تو اس شخص نے لوگوں کے درمیان سے نکلنے میں شرم کی اور اس نے اونٹ کا گوشت کھایا تھا، تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا پردہ رکھتے ہوئے فرمایا! : جس نے اونٹ کا گوشت کھایا وہ وضو کرے، تو اونٹ کا گوشت کھانے والے لوگوں نے اٹھ کر وضو کیا ! "

اس کا جواب یہ ہے کہ:
شیخ البانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
میرے علم کے مطابق کتب حدیث میں ایسا کوئی واقعہ نہیں ہے، اور نہ ہی کسی فقہ اور تفسیر کی کتاب میں موجود ہے۔
دیکھیں: سلسلہ ضعیفہ(3 / 268)

اس مسئلے میں راجح یہ ہے کہ آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے کے بعد وضو کرنا منسوخ ہے۔

اور اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو کرنا واجب ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:
"امام احمد بن حنبل، اسحاق بن راھویہ، یحیی بن یحیی، ابو بکر ابن منذر اور ابن خزیمہ رحمہم اللہ کا موقف یہ ہے کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اور حافظ ابوبکر بیہقی نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے، نیز یہی موقف تمام محدثین سے بلا استثنا بیان کیا جاتا ہے، اور صحابہ کرام کی ایک جماعت سے بھی منقول ہے۔

ان کی دلیل امام مسلم کی روایت کردہ جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے ، امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ: اس کے متعلق رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جابر اور براء رضی اللہ عنہما کی دو حدیثیں صحیح ثابت ہیں، جو کہ اس مذہب میں سب سے قوی دلیل ہے، اگرچہ جمہور کا موقف اس کے خلاف ہے۔

جمہور علمائے کرام نے اس حدیث کا جواب جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے دیا کہ : "نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں آگ پر پکی ہوئی چیز سے وضو نہیں کرتے تھے"، لیکن یہ حدیث عام ہے اور اونٹ کے گوشت سے وضو کرنے والی حدیث خاص ہے، اور خاص عام پر مقدم ہوتی ہے۔
دیکھیں: شرح مسلم از نووی (4 / 49)

اور معاصر علمائے کرام میں سے شیخ ابن باز ،شیخ ابن عثیمین اور البانی رحمہم اللہ کا بھی یہی موقف ہے ۔

واللہ اعلم .